© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

دنیا میں بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ فیکٹریاں ہیں۔ جہاں پُرزے ڈھلتے ہیں اور مشینیں بنتی ہیں۔ عظیم الشان یونیورسٹیاں ہیں جہاں علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جہاں سے انجنیئر۔ ڈاکٹر۔ وکیل اور بیرسٹر اور حکومت کے اعلیٰ افسر اور جلیل القدر عہدہ دار پیدا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی زندگیاں عیش و عشرت کے سامانوں سے بھرپور ہوتی ہیں۔ رہائش کے لئے عالی شان بنگلے اور کوٹھیاں۔ سواری کے لئے بیش قیمت موٹر کاریں۔ خدمت کے لئے نوکر چاکر۔ مکان کی آرائش کے لئے اعلیٰ قسم کا فرنیچر۔ بنک میں ہزاروں لاکھوں روپیہ ان کے نام۔ تمدنِ جدید کی تمام آسائشیں ان کو حاصل، لیکن صوبۂ اتر پردیش کے ضلع سہارنپور کے ایک معمولی سے قصبہ میں جس کا نام دیوبند ہے کچھ کم ایک صدی سے ایک کارخانہ قائم ہے جس کا نام دارالعلوم ہے۔ اس کارخانہ میں کل پرزے نہیں انسانی قلب و دماغ تعلیماتِ محمدی کے سانچہ میں ڈھالے جاتے ہیں۔ مشینیں نہیں۔ یہاں انسان بنائے جاتے ہیں۔ جسم کی راحت و آسائش اور مادی زندگی کی رنگا رنگی نہیں بلکہ روح کی آسودگی باطن کی صفائی اور تزکیۂ نفس کی دولت حاصل کرنے کے گُر یہاں پڑھائے اور سکھائے جاتے ہیں جو لوگ یہاں سے بن بنا کر نکلتے ہیں ان کا مقصدِ حیات حطامِ دنیا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ ان کا نصب العین زندگی رحمۃ للعالمین کے نقشِ قدم پر چل کر انسانیت عامہ کے لئے رحمت بننا۔ بندگانِ خدا کی بے لوث خدمت کرنا۔ ایک چراغ سے ہزاروں چراغ روشن کرنا۔ روحانیت اور اخلاقِ حسنہ کی دنیا کو اجاگر کرنا اور رب العلمین سے اس کے بندوں کا رشتہ مضبوط کر کے ان کے لئے روحانی سکون و اطمینان کا سامان فراہم کرنا ہوتا ہے۔ خدا پرستی دنیا کی سب سے بڑی شرافت اور نیکی ہے۔ اس کارخانہ کا اساسی مقصد یہی ہوں کہ سچے خدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پرست پیدا کرنا ہے اس بنا پر جو لوگ یہاں سے پیدا ہوتے ہیں وہ درویشی جلیبسھم کا مصداق ہوتے ہیں وہ ہر ایک کے لئے خواہ اپنے ہوں یا بیگانے۔ ملکی ہوں یا غیر ملکی رحمت ہوتے ہیں۔ فقر و درویشی ان کا شعار ہے سادہ زندگی اور قناعت ان کا شیوہ ہے اور یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ ان کا مقصد ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جو انسانی سعادت و شرف کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ترویج و اشاعت اور اس کا استحکام و ترقی ہے۔

گذشتہ ماہ جولائی کی ۱۳ر تاریخ کو صدر جمہوریہ ہند دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے تھے۔ یہاں موصوف نے مدرسہ کی عمارتیں دیکھیں۔ کتب خانہ کے نوادر ملاحظہ فرمائے۔ سپاسنامہ قبول فرمایا۔ آزادیٔ وطن کی راہ میں علمائے دیوبند کی قربانیوں کی داستان سنی۔ اساتذہ اور طلبار کا سادہ طرزِ معاشرت بچشم خود دیکھا۔ عصرانہ میں شرکت کی اور پھر اپنی تقریر دل پذیر میں مدرسہ کی نسبت اپنے جذبات و احساسات بیان فرمائے، یہ سب کچھ تو ہوا۔ لیکن معلوم نہیں صدر جمہوریہ نے دار العلوم کے کسی ایک مردِ مومن کا سینہ کھول کر ایمان و یقین کی اس حرارت و گرمی کو بھی محسوس کیا جس کا براہ راست تعلق مدینہ کی جلوہ گاہِ قدس سے ہو۔ کہ در اصل دار العلوم میں موصوف نے جو کچھ ملاحظہ فرمایا وہ صرف اس کا قالب اور ظاہر ہے روح در حقیقت یہی ہے۔ صدر جمہوریہ خود بڑے پکے مذہبی انسان ہیں اگر وہ دار العلوم کی اس روح کو دیکھ سکتے تو بے شبہ جتنے وہ متاثر ہوئے اُس سے زیادہ ہوتے اور دار العلوم کو اپنے ملک کے لئے قدرت کا سب سے بہتر عطیہ تصور کرتے۔

افسوس ہے پچھلے دنوں مولانا آزاد سبحانی کا ۷۵ برس کی عمر میں گورکھپور میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم کا اصل نام عبد القادر اور وطن سکندر پور ضلع بلیا تھا۔ ادھر ایک مدت سے

© rasailojaraid.com